باب۔90

بدعت

☆ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ۔

ترجمہ: ہم (تیری ہی بندگی کرتے ہیں) تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں۔ (سورۃ الفاتحہ: آیت 4)

آج کل شرک کے ساتھ بدعت کا وظیفہ بھی پڑھا جا رہا ہے۔ آخر یہ بدعت ہے کیا؟۔۔۔ کیا ہر نئی شئے بدعت ہے۔ تب تو زندگی وبال ہے، جینا محال ہے۔ یہ پلاؤ، یہ شیر مال، یہ مٹن چانپ، اور پوڈنگ کھانا بدعت ہے۔ چھاپے کے قرآن میں پڑھنا، حدیث کی کتابیں چھپوانا، بدعت ہے۔ ذرا غور کرو اس طرح توپ، بندوق، طیاروں اور ٹینکوں کا جواب تیر و تلوار سے کیوں کر دیا جائے گا۔۔۔؟ جینا چاہتے ہو، اسلام کو باقی رکھنا چاہتے ہو تو وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ، جس قدر قوت ہو سکے اپنے دشمنوں کے لیے تیاری کرو، (سورۃ الانفال: آیت 60) پر عمل کرو۔

لوگ کہتے ہیں کہ یہ دنیوی کام ہیں۔ بدعت دینی کاموں میں ہوتی ہے۔ تو وہ بتلائیں کہ کیا جہاد دنیوی کام ہے۔۔۔؟ کیا قرآن و حدیث کا طبع کروانا دنیوی کام ہے۔۔۔؟ پھر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جو چیز بہ طور عبادت کے کی جائے وہ بدعت ہے۔ تو وہ ذرا اس بات پر غور کریں کہ مسلمان کا کونسا کام ہے جو نیتِ صالح سے کیا جائے اور عبادت نہ ہو۔۔۔!

کہا یہ بھی جاتا ہے کہ جس کا ذکر قرآن اور حدیث میں نہیں، اس کا کرنا بدعت ہے۔ دیکھو! قرآن و حدیث تو ایسے ہمہ گیر ہیں کہ مسلمان کا ہر فعل اسی کے مطابق ہونا چاہیے۔ فقہا اور محدثین جو کچھ استنباط یعنی infer کرتے ہیں ان کا مأخذ قرآن و حدیث میں ہوتا ہے۔ یاد رکھو کہ کلی حکم جب بھی پایا جائے گا جزئیات میں پایا جائے گا۔ بے تکے پن سے عمل کرنا درست نہیں۔ یہ کیا بات ہوئی کہ تعیین وقت اور کام و زمان میں کوئی مناسبت نہ رہے وہ تو جائز۔۔۔! لیکن مناسبتِ ضرورت (according to the need) اور تعیین زمان و مکان سے یعنی as per time and work کیا جائے تو ناجائز۔۔۔! یہ بھی یاد رکھو کہ بدعت و حرام میں آدمی کی

Siddiqui Publications

نیت کو بھی دخل ہے۔ کسی نے مستحب کام کو فرض سمجھا، وہ یقیناً "تشریع فی الدّین" ہے، اس لیے ناجائز ہے۔ لیکن، بلاضرورت، بعض کا کہنا یہ بھی ہوتا ہے کہ لوگ مستحبات و مباحات کو فرض سمجھنے لگے ہیں۔ غالباً اس بارے میں انہیں علمِ غیب ہو جاتا ہے۔ ہم نے تو جن جن سے پوچھا، کسی نے ان کو فرض سمجھا نہ واجب۔ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ ،یعنی بعض بد گمانیاں گناہ ہیں، (سورۃ الحجرات: آیت 12)۔

اصل بات یہ ہے کہ وہ تمام امور جو اصول و اغراضِ دین کے خلاف ہیں، جن کا مأخذ قرآن و حدیث میں نہیں ہے یا جن کے سبب سے اصلِ دین پر بُرا اثر پڑتا ہے، وہ قابلِ ترک ہیں یا قابلِ اصلاح ہیں۔ دیکھو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال حضرت حمزہؓ کی قبر پر تشریف لے جایا کرتے تھے۔ یہ عرس کا مأخذ ہے۔۔۔ آپؐ نے دو قبروں پر کھجور کے پھڑے کے ٹکڑے کر کے ڈالے اور فرمایا کہ جب تک یہ تازہ ہیں ذاکر ہیں اور اس سے عذاب میں کمی کی امید ہے۔ یہ قبروں پر پھول چڑھانے کا مأخذ ہے کیونکہ پھولوں میں تازگی اور خوشبو دونوں ہیں ۔۔۔ قرآن میں ہے،اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّـهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنبِيَاءَ، اللہ کی نعمت کا ذکر کرو جب کہ اس نے تم میں انبیاء بھیجے،(سورۃ المائدہ: آیت 20)۔ حضورؐ کے لیے ہے،وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ،اور ہم نے تم کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے،(سورۃ الانبیاء: آیت 107)۔ اور وہ فرماتا ہے،قُلْ بِفَضْلِ اللَّـهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا، تم کہو اللہ کے فضل و رحمت کی (اے مومنو) خوشیاں مناؤ،(سورۃ یونس: آیت 58)۔ یہ میلاد النبیؐ کا منانا اذْكُرُوا اور فَلْيَفْرَحُوا پر عمل کرنا ہے۔۔۔ سارا قرآن بھرا پڑا ہے ذکرِ میلادِ آدمؑ، یعقوبؑ و یوسفؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ سے۔ ہر قوم اپنے بزرگ کے میلاد یا موت کی یادگار مناتی اور اجتماع کرتی ہے۔ تاکہ اس بزرگ کے حالات سے واقف ہو کر ان کی پیروی کرے۔ اس سے عمل کی راہ نکلتی ہے۔

مطلق تو ہے، قید ہی میں لیتا صورت — بے قید کے ظاہر نہیں ہوتا، حسرتؔ
بدعت ہے وہ کام جو ہو مذہب کے خلاف — ہر شئے جو نئی ہو، وہ نہیں ہے بدعت
ہوتی ہے نئی شئے سے نمایاں قدرت — کھانے میں لباس و اسلحہ میں جدت
بدعت ہے مخالفِ اصولِ اسلام — بدعت ہے نئی چیز کو کہنا بدعت
قرآن کا جمع تو نے جانا بدعت — اور اس کی طباعت کو بھی سمجھا بدعت
اس طرح تراویح کا پڑھنا بدعت — یہ سب بدعت، تو تیرا جینا بدعت

{ حوالہ تفسیر صدیقی - سورۃ الفاتحہ صفحہ 24 تا 26 اور کلیات حسرتؔ صفحہ 124}